

# حفظ الایمان

مَعَ  
بَسْطُ الْبَيَانِ وَتَغْيِيرُ الْعُنْوَانِ

— (مُصَنَّفًا) —  
حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب

— (نَاشِرًا) —  
شَدِیْقِ کُتُبِ خانہ

مقابل آرام باغ کراچی ۱۰



# حفظ الایمان، مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی مطبوعہ دیوبند، صفحہ ۸ کا عکس

آئندہ صفحات میں مولوی اشرف علی تھانوی کی کتاب "حفظ الایمان" کے صفحہ ۸ کا فوٹو ہے، جس میں انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے علم غیب کے متعلق بحث کرتے ہوئے لکھا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے علم غیب بالواسطہ کل ہوگا یا بعض، کل تو عقلاً محال ہے اور اگر بعض ہے تو ایسا علم ہر صبی (بچے)، مجنون (پاگل)، حیوانات اور بہائم (چوپائیوں) کو بھی حاصل ہے، اس میں حضور علیہ السلام ہی کی کیا تخصیص ہے؟

ظاہر ہے کہ جب کل علم محال ہے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے بعض علم کا ثابت ہونا تسلیم ہے، مگر سوال یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے بعض علوم مان کر ان علوم میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پاگلوں، بچوں، حیوانوں اور چوپائیوں کے ساتھ تشبیہ دینا کس مسلمان کو برداشت ہو سکتا ہے۔

جبکہ کوئی غیر متدانسان اپنے باپ جیسے بزرگوں کے لیے مادی جسم کے لحاظ سے بھی حیوانوں اور چوپائیوں کے ساتھ تشبیہ کو گوارا نہیں کر سکتا، چہ بایتیکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے ان کے روحانی کمال میں یہ تشبیہ گوارا کر لی جائے۔

جبکہ عرف اور محاذ میں کسی معزز شخصیت کو حقیر چیزوں کے ساتھ اشتراک کے طور پر ذکر کرنا، معزز شخصیت کی توہین قرار پاتی ہے۔ چنانچہ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مجلس میں جب یہ ذکر ہوا کہ نمازی کے آگے سے کتے، گدھے اور عورت کے گزرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے، تو حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا، "تم نے ہمیں (عورتوں کو) کتے اور گدھے کے مشابہ کر دیا، تم نے ہمیں کتے اور گدھے کے مساوی کر دیا۔"

(مسلم شریف ص ۲۱۸ جلد ۱)

اس واقعہ میں صرف جنس عورت کا ذکر کتے اور گدھے کے ساتھ کیا گیا ہے، جبکہ کسی معزز شخصیت کا ذکر تو کیا، کسی شخص کا بھی ذکر نہیں ہے، مگر باوجود اس کے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسے انداز بیان کو عورتوں کی توہین قرار دیا۔

نابش قصوی



کہ بیان خاصیت دلیل جواز نہیں۔ فافہم ولا تزل والشرع علم فقط

جواب سوال سوم۔ مطلق غیب سے مراد اطلاقات شرعیہ میں وہی غیب ہے جس پر کوئی دلیل قائم نہ ہو اور اس کے ادراک کے لئے کوئی واسطہ اور سبیل نہ ہو اسی بنا پر لا یعلمون فی الغیب والامہن الغیب الا اللہ اور لو کنت اعلم الغیب وغیرہ فرمایا گیا ہے اور جو علم بواسطہ ہو اس پر غیب کا اطلاق محتاج قریب ہے تو بلا قرینہ مخلوق پر علم غیب کا اطلاق سو ہم شرک ہو کی وجہ سے ممنوع و ناجائز ہو گا قرآن مجید میں لفظ راعنا کی مانعت اور حدیث مسلم میں عبدی و امتی درجی کہنے سے نہیں۔ اسی وجہ سے وارد ہے اس لئے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر عالم الغیب کا اطلاق جائز نہ ہو گا اور اگر ایسی تاویل سے ان الفاظ کا اطلاق جائز ہو تو خالق اور رازق

وغیرہما بتاویل اسناد الی السبب کے بھی اطلاق کرنا ناجائز نہ ہو گا کیونکہ آپ ایجاد اور بقائے عالم کے سبب ہیں بلکہ خدا بمعنی مالک اور معبود بمعنی مطاع کہنا بھی درست ہو گا اور جس طرح آپ پر عالم الغیب کا اطلاق اس تاویل خاص سے جائز ہو گا اسی طرح دوسری تاویل سے اس صفت کی نفی حق جل و علا شانہ سے بھی جائز ہوگی یعنی علم غیب بالمعنی الثانی بواسطہ اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت نہیں پس اگر اپنے ذہن میں معنی ثانی کو حاضر کر کے کوئی کہتا پھرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب ہیں اور حق تعالیٰ شانہ عالم الغیب نہیں ہو غرض بالشرع نہ، تو کیا اس کلام کو منہ سے نکلنے کی کوئی عقل متدین اجازت دینا گوارا کر سکتا ہے اس بنا پر تو با نوا فقیروں کی تمام تر یہودہ صدائیں بھی خلاف شرع نہ ہوں گی تو شرع کیا ہوا بچوں کا کھیل ہوا کہ جب چاہا بنا لیا جب چاہا مٹا دیا پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جاتا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس

غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر مہی و مہجن بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو چاہئے کہ سب کو عالم الغیب کہا جاوے پھر اگر زید اس کا التزام کر لے کہ میں سب کچھ جانتا ہوں کہوں گا تو پھر غیب کو منجملہ کمالات نبویہ کیوں شمار کیا جاتا ہے جس امر میں ہر انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالات نبویہ سے کب ہو سکتا ہے اور التزام نہ کیا جاوے تو نبی غیر نبی میں تو فرق بیان کرنا ضرور ہے اور اگر تمام علوم غیبیہ مراد ہیں اس طرح کہ اس کی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے دلائل نقلیہ بشمار ہیں خود قرآن مجید میں آپ

قول



تاویل سے ان الفاظ کا اطلاق جائز ہو تو خالق اور رازق وغیرہما تاویل اسناد الی السبب  
 کے بھی اطلاق کرنا ناجائز نہ ہوگا کیونکہ آپ ایماد اور بقائے عالم کے سبب ہیں بلکہ خدا  
 بمعنی مالک اور معبود بمعنی سطات کہتا بھی درست ہوگا اور جس طرح آپ پر عالم الغیب  
 کا اطلاق اس تاویل خاص سے جائز ہوگا اسی طرح دوسری تاویل سے اس صفت کی  
 نفی حق جل و علا شانہ سے بھی جائز ہوگی یعنی علم غیب بالمعنی الثانی بواسطہ اللہ تعالیٰ  
 کے لئے ثابت نہیں۔ پس اگر اپنے ذہن میں معنی ثانی کو حاضر کر کے کوئی کہتا پھرے  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب ہیں اور حق تعالیٰ شانہ عالم الغیب نہیں۔  
 و نعوذ باللہ منہ تو کیا اس کلام کو منہ سے نکلنے کی کوئی عاقل متدین اجازت دینا  
 گوارا کر سکتا ہے؟ اس بتا پر تو بانوا فقروں کی تمام تر بے ہودہ صدائیں بھی خلاف  
 شرع نہ ہوں گی تو شریعت کیا ہوئی جمجوں کا کھیل ہوا کہ جب چاہا بنا لیا جب چاہا  
 مٹا دیا۔ پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو  
 دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب،  
 اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے، ایسا علم غیب تو  
 زید و عمرو و بلکہ ہر صبی و بچہ و مجنون (یا کل) بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے  
 بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے  
 شخص سے مخفی ہے تو چاہیے کہ سب کو عالم الغیب کہا جائے پھر اگر زید اس کا التزام  
 کرے کہ ہاں میں سب کو عالم الغیب کہوں گا تو پھر غیب کو منجملہ کمالات نبویہ کیوں  
 شمار کیا جاتا ہے جس امر میں مؤمن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالات نبویہ  
 سے کب ہو سکتا ہے۔ اور التزام نہ کیا جاوے تو نبی غیر نبی میں وجہ فرق بیان کرنا